

عہدِ حاضر اعلیٰ حضرت فاضل پریمی
کافتوی

اور مرکزی جمعیت العلماء پاکستان کا فیصلہ

گھڑی کے چین
اور
اعلانِ رویت ہلال



القول السدید

فی

www.Ishaad-ul-Bloom.net

لبس الصفر والرصاص والحديد

از قلم:

امام المناظرین

الرحمن
رحمہ اللہ

حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی

ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ، لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقَوْلُ السَّيِّدُ

فِي

لُبْسِ الصَّفَرِ وَالرَّصَاصِ وَالْحَدِيدِ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے گھڑی کی زنجیر کے
متعلق فتوے کی توثیق اور آخر میں اعلان رویت ہلال پر مرکزی
www.Ishaat-ul-Uloom.net
جمعیت العلماء پاکستان کا فیصلہ درج کر دیا گیا ہے۔

از قلم:

مناظر اسلام حضرت صوفی محمد اللہ و تاج صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ اشاعت العلوم

دکن پورہ۔ افغان سٹریٹ لاہور

نام کتاب	القول السدید
مؤلف	مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	یکم مارچ ۱۹۸۶ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ادارہ اشاعت العلوم
ہے	

www.Ishaaf-ul-Uloom.net

ملنے کا پتہ
ادارہ اشاعت العلوم

افغان سٹریٹ، وکن پورہ، لاہور

بسم اللہ الرحیم الرحیم ۝

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین ۝

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی پیتل کا تسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بنن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ بیٹا و توجروا۔

جواب: از امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ الی یوم القیامۃ

چاندی کی ایک انگوٹھی ایک گنگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم وزن مرد کو پہننا جائز ہے۔ اور دو انگوٹھیاں یا کئی گنگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشے خواہ زائد چاندی کی اور سونے۔ کانسی۔ پیتل۔ لوہے۔ تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں۔ گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں منع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۳۶

توثیق

حدیث نمبر ۱

عن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من شبہ مالی اجد منک ریح الاضنام فطرحہ ثم جاء و علیہ خاتم من حدید فقال مالی ارای علیک حلبة اهل النار فطرحہ

بریدہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے جو کہ پتیل کی انگوٹھی پہنے تھا فرمایا کیا وجہ ہے۔ مجھے تجھ سے بتوں کی بو آتی ہے اُس نے انگوٹھی اتار دی پھر آیا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے تھا آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور کیوں دیکھتا

(مشکوٰۃ باب النائم فضل مالی ص ۸۷۲) ہوں اُس نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی۔

حدیث نمبر ۲

عن کيسان مولى معاوية قال خطب معاوية الناس فقال يا ايها الناس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تسع وانا انهى عنهن النوح والشعر والتبرج والتصاوير ورجلود السباع والغناء والذهب والحريو والحديد (التاريخ الكبير للبخاري جلد

معاویہ بن سفیان کے غلام کيسان کہتے ہیں کہ معاویہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توجیزوں سے منع فرمایا اور میں بھی ان سے منع کرتا ہوں وہ نوبہ ہیں۔ نوحہ کرنا۔ شعر کہنا۔ آراستہ ہونا تصاویریں، درندوں کی کھالیں، گانا، سونا، ریشم اور لوہا۔

ص ۲۳۳ ط ۷)

حدیث نمبر ۳

عن مسلم بن عبد الرحمن قال
 رأيت رسول الله صلى الله عليه و
 سلم يبایع الناس على الصفاة
 الفصح جاءه رجل و عليه خاتم من
 حديد فقال ما طهر الله كفا فيها
 خاتم من حديد.
 (الدرخ الكبير للطبري جلد ۷ ص ۲۵۲ ط ۷)

مسلم بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا، آپ ﷺ فتح مکہ کے سال صفا
 پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے
 ایک مرد آپ ﷺ کی خدمت میں
 آیا جو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا
 آپ نے فرمایا نہ پاک کرے اللہ اس
 ہتھیلی کو جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔

الجامع الصغير میں امام محمد فرماتے ہیں:

لا يتختم الا بالفضة یعنی سوائے چاندی کے اور کسی دھات کی انگوٹھی نہ
 پہنے۔ اس ہی کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ التختم بالحديد والصفر حرام
 بالاجماع یعنی لوہے۔ چیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننا اجماعی طور پر حرام ہے۔
 (الجامع الصغير ص ۱۵۱ سطر ۶ حاشیہ نمبر ۳)

فتاویٰ (عالمگیریہ) میں ہے

التختم بالحديد والصفر
 والخماس والرصاص مکروه
 للرجال والنساء جميعا
 مکروه ہے۔
 (ماتسیر جلد ۵ ص ۳۲۵ ط ۲۲ مطبوعہ مصر)

فقهاء اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 کی عہدات میں جب کراہت کے ساتھ ساتھ حرمت کی بھی تصریح ہو تو شی میں
 کراہت تحریمی ہوتی ہے نہ کہ تنزیہی۔

صاحب مجمع الانهر لکھتے ہیں:

صرح صاحب تحفة الملوک صاحب تحفة الملوک کا حرمت کی تصریح
بالحرمة فاذا دان المراد کراهة کرنا کرہتہ تحریمہ کا فائدہ دیتی ہے اور
التحریم و هو محمل عند مطلق کرہتہ سے مراد بھی کرہتہ
لاطلاق تحریمہ ہی ہوتی ہے۔

(مجمع الانهر جلد ۲ ص ۵۳۲-۵۳۹ مطبوعہ مصر)

لہذا مندرجہ بالا احادیث اور فقہاء کی عبارتیں امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کی مؤید ہیں۔

بعض اہل علم نے اس مسئلہ میں چند شبہات وارد کر کے ان دھاتوں کے پہننے کو
جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا وہ شبہات اور جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ نمبر ۱
www.Ishaat-ul-Uloom.net
کسی آیت یا حدیث میں یا کسی ہمارے مجتہد امام کے قول میں انگوٹھی کے ماسوا
کسی چیز کی ممانعت نہیں آئی۔ رہا یہ خیال کہ جب لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا استعمال
جائز نہیں تو کوئی چیز بھی جائز نہیں رہے گی یہ صحیح نہیں۔

جواب:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوہے کی انگوٹھی کی ممانعت سے مطلق لوہا
پہننے کی ممانعت ہی اخذ کی ہے وگرنہ آپ کبھی یہ نہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوہا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲ سے ظاہر ہے۔

علامہ طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والدلیل علی حرمة هذه الاشياء ان اشياء کی حرمت پر وہ حدیث شاہد
انه علیہ الصلوٰۃ والسلام رای ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

علی رجل خاتم صفر فقال مالی
اجد علیک راحة الاصنام وراى
علی آخر خاتم حديد فقال مالی
آراى علیک حلیة اهل النار.
(مطحاوی علی درالمنار جلد ۳ ص ۱۸۱-۱۸۲)

هذه الاشياء كاصداق دارالمنار کا یہ قول ہے:

لا یتختم الا بالفضة لحصول
الاستغناء بها فیحرم كحجرو
ذهب وحديد وصفرو رصاص
و زجاج وغیرها
(درالمنار بر حاشیہ مطحاوی جلد ۳ ص ۱۸۱)

حرمت کو لو ہے اور بیتل کی انگٹھی میں ہی منحصر کرنا تو عہد کی بھی فاتحہ خوانی ہے
کیونکہ مشرکین کے بت انگٹھی کی شکل کے نہ تھے اور نہ ہی ہوتے ہیں۔ مرقاة
شرح مشکوٰۃ میں ہے لان الاصنام تتخذ من شبه بیتل کی انگٹھی سے
بتوں کی بو آنا اس لیے فرمایا کہ بت لو ہے کے علاوہ ان ہی دھاتوں کے بنائے
جاتے ہیں۔ لوہے کی انگٹھی کو جہنیوں کا پہناوا فرمانا اس لیے نہیں کہ جہنم میں
جہنیوں کو لوہے کی انگٹھیاں پہنائی جائیں گی بلکہ بصورت اطواق اور زنجیروں کے
لوہا پہنایا جائے گا لہذا بتوں کی بدھات سے ہے نہ کہ انگٹھی سے اور جہنیوں کا
پہناوا لوہے کی دھات ہے، نہ کہ انگٹھی۔

شبیہ نمبر ۲

اگر ان دھاتوں کا پہننا حرام ہوتا تو ان کی سب استعمالی چیزیں جو پہنی نہیں
جائیں، حرام ہوتیں۔

جواب:

اگر استعمال اور پہننے میں فرق کر لیا ہوتا تو یہ شبہ ہرگز نہ پیدا ہوتا کیونکہ پہننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا کچھ اور ہے۔ جیسے عورت سونا، چاندی پہن سکتی ہے لیکن استعمال کرنا عورت کے لئے بھی حرام ہے۔ جیسا کہ سونا یا چاندی کی سلاخی سے سرمہ لگانا حرام ہے کیونکہ یہ استعمال کرنا ہے۔ مرد کے لئے سونا چاندی پہننا بھی حرام ہے اور استعمال کرنا بھی، اور مذکورہ بالا دھاتیں مرد اور عورت کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن پہننا منع ہے۔

سیدی علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ

ابوداؤد کی حدیث کہ کان خاتمه صلی اللہ علیہ وسلم من حدید ملوی علیہ فضة کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی اس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔ کا جواب امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح المہذب سے یوں نقل فرماتے ہیں۔

قلت قد سبق انه كان يحتم امام نووی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس انگوٹھی کو مہر لگانے کے لئے بہ ولا یلبسہ۔ (مرقاۃ جلد ۸ ص ۷۷۲ طرۃ سلویہ ص ۱۰۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے بھی ثابت ہوا کہ پہننے اور استعمال میں بڑا فرق ہے۔ مزید تسلی اور تفسیح کے لئے علماء کرام فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۵ ص ۳۳۳ کے مطالعہ کی زحمت ضرور گوارا فرمادیں انشاء اللہ العزیز حضرت قبلہ مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ کے فتویٰ کو بالکل بے غبار پائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ

خادم الشریعة المحمدیہ علی صاحبہا
الصلوة والسلام دائما ابداً

محمد اللہ داکن پورہ لاہور

اعلانِ رویتِ ہلال پر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان کا فیصلہ

رویتِ ہلالِ رمضان وعیدین قواعد مقررہ معتبرہ عند الفقہاء سے ثابت ہو جانے کے بعد قاضی القضاۃ یا اس کے نائب کا اعلان ریڈیو اشیشن سے حدودِ شہر و مضائقہ شہر میں تو معتبر ہی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے، اور اگر حکومت کی جانب سے پورے ملک کے واسطے رویتِ ہلال کے فیصلہ کے لیے وہی قاضی القضاۃ یا اس کا نائب مقرر کر دیا جائے تو پورے ملک کے لیے اس کا اعلان کافی ہوگا، اور روزہ رکھنا اور عید کرنا ضروری ہوگا۔ قاضی القضاۃ یا اس کے نائب کا اہل سنت سے ہونا ضروری ہے۔ تفصیلی مسئلہ مع توضیح تحریر دلائل و قیود و شرائط مجموعہ فتاویٰ دارالافتاءِ اہل سنت و جماعت جناح مسجد کراچی میں حضرت مولانا العلام مفتی انام قاضل جلیل عالم نبیل مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب قادری مفتی مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور نے تحریر فرمادیے ہیں، جس کو میں نے خود پڑھا ہے۔ نیز نیل الاوطار جلد رابع میں بھی یہ عبارت موجود ہے۔

وثانہا انه لا يلزم اهل بلد روية غيرهم الا ان يثبت ذالك عند الامام الاعظم فيلزم الناس حكم لان البلاد في حقه كالبلد الواحد ان حكمه نافذ في جميع البلاد قال ابن الما جشون.

(کتاب الصوم ص ۴۲)

ابو البرکات سید احمد نایم و بنی مرکزی انجمن حزب الاخوان پاکستان لاہور۔

اسماء گرامی حضرات علماء مصدقین

- ۱۔ حضرت علامہ ابوالحسنات صاحب قبلہ صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان۔
- ۲۔ حضرت مولانا علامہ شاہ سید احمد سعید صاحب کاشفی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت العلماء پاکستان۔
- ۳۔ جناب مولانا مفتی نواز سید مسعود علی صاحب مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان و صدر جمعیت العلماء پاکستان ملتان۔
- ۴۔ جناب مولانا مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی خطیب مسجد عید گاہ گڑھی شاہو۔ لاہور
- ۵۔ علامہ ابوالہیام غلام علی صاحب اشرفی اوکاڑہ۔
- ۶۔ جناب مولانا مفتی اعجاز الرضوی صاحب شیخ الفقہ جامع نعیمیہ لاہور۔
- ۷۔ جناب مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور و ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء پاکستان۔
- ۸۔ جناب مولانا غلام رسول صاحب ناظم جامعہ نظامیہ لاہور۔
- ۹۔ جناب مولانا مفتی حکیم الحاج غلام معین الدین صاحب نعیمی نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت العلماء پاکستان۔
- ۱۰۔ جناب عبدالقادر صاحب خطیب جامع مسجد خانیوال۔
- ۱۱۔ جناب مولانا عبد اللطیف صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن خانیوال۔
- ۱۲۔ جناب مولانا علامہ عبد المصطفیٰ الازہری ابن حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ہارون آباد۔ (تصدیق بایں عبارت)

يجوز الافطار بالتحري كذا في المحيط اقول كذا لك الصيام
لعموم العلة،

اور جواز وجوب پر بھی صادق کہ تحری سے غلبہ الظن اور غلبہ الظن سے وجوب
واجبات ثابت ہو جایا کرتا ہے۔ شامی نے فرمایا لان التحری يفيد غلبة الظن
وهي كاليقين كما تقدم۔ بدائع منافع ص ۱۰۵، ۱۰۶ ج ۲، میں ہے ان غالب
الرأى حجة موجبة للعمل وانه في الاحكام بمنزلة اليقين اور ایسے ہی
ہدایہ وغیرہ معتدات میں ہے، بناءً على شامی علیہ الرحمۃ نے توپوں کے فار و غیرہ
علامات میں کو باعث لزوم قرار دیا۔

منہ الخالق ص ۲۷۰ ج ۲۔ رد المحتار ص ۱۲۵ ج ۲ میں ہے۔

لانه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن حجة موجبة للعمل كما
صرحوا به حتى كفاً كمنتهى وغيره کی عدالت بھی شرط نہیں۔ (رد المحتار ص ۱۵ ج ۲
میں فرماتے ہیں)

قد يقال ان المدفع في زماننا يفيد غلبة الظن و ان كان ضاربه فاسقاً.
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق مذکورہ کو برقرار رکھتے ہوئے
رسالہ طریق اثبات الہلال کے ص ۲۲ میں فرمایا:

حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزرتا اس کا ان پر حکم نافذ کرتا ہر شخص کہاں دیکھتا
سنتا ہے بحکم حاکم اسلام اعلان کے لیے ایسی ہی کوئی علامت معبودہ معروفہ قائم کی
جاتی ہے، جیسے توپوں کے فار یا ڈھنڈورہ وغیرہ۔ اور شرریڈیو تو صرف علامت نہیں
بلکہ صریح اعلان و منادی بحکم حاکم اسلام ہے، جو مطلقاً مقبول ہے، اگرچہ فاسق ہی
کرے۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۸۶ ج ۴ میں ہے۔

خبر منادی السلطان مقبول عدلاً کان او فاسقاً،
بلکہ اخبارات وغیرہ بدائع سے قیام رویت ہلال کمیٹی، جس کے ارکان علماء

کرام ہیں کا اعلام اور احکام اسلام کا اہتمام و انتظام کہ بعد از ثبوت شرعی بذریعہ ریڈیو اعلان عام کر دیا جائے گا۔ پہلے ہی سے مشہور ہو جانا اور بالعموم نشریات کا اجازت خاصہ پر ابتداء اور عوام و حکام سے عدم اختلاف ایسے قرائن و مقدمات ہیں جن سے اعلان نو اعلان، خبر واحد بھی مفید یقین و اطمینان بن جاتی ہے، بلکہ ایسی خبر واحد اتنی قوی ہو جاتی ہے کہ باوجود یکہ ائمہ اصول نے صاف صاف تصریح فرمادی کہ خبر واحد اگرچہ خبر متعدد ہوں تاخ حکم قطعی نہیں ہو سکتی، مگر یہ خبر خبر عنہ کا حکم قطعی بوجہ قرائن صیح کر دیتی ہے۔ چنانچہ کتب معتدہ احادیث سے آفتاب و مہتاب کی طرح عیاں ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد وہ صحابہ کرام جنہیں علم نہیں ہوا تھا، بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے، تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحویل قبلہ کی خبر دی، اور وہ اسی وقت عین نماز میں بیت المقدس سے مونہ موڑ کر کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے، حالانکہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ان کی نظر میں اس وقت تک حکم قطعی تھا، اور پھر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کا ثبوت نہیں، تو اظہار بھی ہے کہ تقریر فرمائی ہوگی، تو شراح و علماء نے اس کی بھی توجیہ فرمائی کہ یہ خبر بوجہ قرائن محض خبر واحد نہ رہی، لہذا مفید یقین و ناسخ قطعی ہو گئی فتح الباری علی البخاری ص ۱۰۳ ج ۱۔ شرح مسلم سنوی ص ۲۲۰ ج ۱۔ مسلم الثبوت، اور شرح بحر العلوم ص ۳۶۹۔ مختصر المنتہی الاصولی لابن الحاجب اور شرح القاضی العمد ص ۱۹۵، ص ۱۹۶ ج ۳ میں ہے والنظم للنووی انه احتفت به قرائن و مقدمات الحادث العلم و خرج عن کونه خبوا واحدا مجرذا۔ یعنی عمدة القاری شرح البخاری ص ۱۸۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں وهو مجمع علیہ من السلف بالتواتر من عادة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی توجیہہ دلالہ و رسلہ احادا الی الافاق ليعلموا الناس دینہم و یبلغوہم سنة رسولہم مختصر المنتہی و شرح العمد ص ۵۵، ۵۶ ج ۲۔ شرح مسلم البحر العلوم ص ۴۱۰ میں ہے۔

والنظم للقاضی والمختارانه یفید العلم بانضمام القرائن قاضی
عضد نے مزید افادہ فرمایا واعلم ان لیست شرطاً فی المادة مثله للعلم علی
مالا یخفی۔ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ میں فرمایا لان التعلیل فیہ علی
القرائن ^{ثلاث} میں ۱۲۸ ج ۲ میں ہے القرائن من طرق القضاء نیز شرع مطہر
نے عرف و عادت کا بڑا اہتمام فرمایا ہے۔ علماء کرام خط کا اہتمام نہیں فرماتے کہ
الخط یشبه الخط مگر بعض خطوط کا استثناء فرمادیا کہ بوجہ عرف و عادت معتبر
ہیں۔ عقود الدرر ایضاً ص ۲۰ ج ۲، رد المحتار ص ۳۹۰ ج ۳ میں معتمدات کثیرہ سے ہے ان
خط السمسار والصراف حجة للعرف الجاری بہ انہیں میں ہے
قد جرت العادة بین الناس بمثلہ حجة نیز فرماتے ہیں۔ قال العلامة
العینی والبناء علی العادة الظاہرة واجب۔ نیز متنبہ فرمایا کہ ان العمل
فی الحقیقہ انما ہو بموجب العرف لا بموجب الخط یہ بھی افادہ فرمایا
ما جرت بہ العادة فهذا كالنطق فلزام حجة كما فی المنطقی والقریلعی
من مسائل شنی اخر الكتاب و مثله فی الهدایة والخانیة اور چونکہ مدار
کار عرف و عادت ہے لہذا ص ۳۹۱ میں تعیم فرمادی کہ مثله کلی ماجوت العادة
بہ بلکہ بکثرت ایسی کتب معتمدہ ہیں کہ بلا تکرار صرف قلبہ ظن و عرف و عادت کی
بناء پر آج ان سے استدلال ہو رہے ہیں کما یدل علیہ تحقیق العلامة
الشمسی فی ص ۳۲۵ ج ۳، رہا طبعی و خطاوی و شای علیہم الرحمۃ کا طریق موجب کے
تین فرد بیان فرماتا، تو وہ معترض نہیں کہ بطریق تمثیل کافی تمثیل سے بیان فرماتے
ہوئے افادہ فرمایا کہ ایسے مفید ظن و یقین اور فرد بھی ہیں۔ الہت یہ ضروری ہے کہ قار
و اعلان صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہی ہوا کرتے ہیں، کما حقیقہ
امامنا فی طریق اثبات الهلال اور چونکہ انگریزی دور اور قیام پاکستان کے
ابتدائی ایام میں یہ حالت اعتماد نہ تھی، لہذا مجبوراً عدم اعتماد کا فتویٰ رہا۔ مگر اب جبکہ

با نظام حکومت پاکستان "رویت ہلال کیمینی" کے حکم سے یعنی علماء کرام کے حکم سے
 کہ کیمینی کے ارکان ہیں ثبوت شرعی رویت ہلال بذریعہ ریڈیو اعلان کیا جاتا ہے، تو
 اعتبار ضروری و لازم ہو گیا، اور دلائل مذکورہ مجمع اوقات دور و نزدیک کو شامل ہیں
 کملاً یا یخصی علی اولی النہی لہذا منحة الخالق ص ۲۷۰ ج ۲ میں فرمایا
 والظاهر وجوب العمل بها علی من سمعها ممن کان غائبا عن
 المصر کاهل القرئ و نحوها کما یجب العمل بها علی اهل مصر
 الذین لم یروا الحاکم قبل شهادة الشهود۔ رہا ریڈیو جیسا تبلیغ صوت کا
 کوئی عمومی ذریعہ زمان قدیم میں نہ پایا جاتا تو یہ قطعاً معسر نہیں۔ کہ حکم تبلیغ بعض
 جزئیات سے محدود زمانے تک نہ پائے جانے سے مخصوص و مقید جزئیات موجودہ
 نہیں ہو جاتا، وذا ابن من ان یبین مثلیں ص ۱۳۹ ج ۱ میں علامہ سیدی عبد الغنی
 تاجی قدس سرہ السای سے ہے فلا یقال فی الجزئیات النی انطبق علیہا
 احکام الکلیت انہا غیر منقولہ ولا مصرح بہا بلکہ ہدایت عقل شاہد عدل
 کہ نزدیک و دور والے دونوں اعلان ریڈیو بلا واسطہ رواۃ بلا شک و شبہ برابر سنا
 کرتے ہیں، تو نزدیک و دور کا تفرقہ محض حکم اور انکار ضروریات کے سوا کوئی حیثیت
 نہیں رکھتا، بلکہ بفضلہ و کرمہ تعالیٰ دلائل شرعیہ قاہرہ پابہرہ سے بالخصوص روز روشن کی
 طرح ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایسی منادی جو نزدیک والوں کے لیے قابل قبول و معتد
 ہو، اور اگر دور والے بھی سن لیں۔ تو ان کے حق میں بھی قابل قبول و معتد ہی رہتی
 ہے، تاریخ اسلام پر زور منادی فرما رہی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 مدینہ طیبہ سے دوران خطبہ ہذا المبارک میں "یاساویۃ العجل" فرما رہے ہیں،
 اور نہادند کے دور افتادہ پہاڑوں میں حضرت ساریہ بن کر قابل قبول مانتے ہوئے
 جہاد اور اس کی بھی نازک ترین گھڑی میں ہزار بابر اور ان اسلام کی موت و حیات کا
 مسئلہ اسی ندا سے حل فرما رہے ہیں، اور حضرت ذی النورین شیر خدا مع جمیع اجلہ

